روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 2 ستمبر 2003ء 4 رجب 1424 ہجری-2 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 198

دوزخی کون ہیں

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ دوزخی لوگ کون ہیں

سرکش، بدخلق اور متکبر

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الکبر حدیث نمبر 5611)

شرائط بیعت حضرت مسیح موعود کے مضمون کا پر معارف اور روح پرور بیان

کبریائی اللہ کی چادر ہے۔ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں

دین کو دنیا پر مقدم کئے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ کامل فرمانبرداری اصل دین ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔ اگست 2003ء بمقام فرینکفورٹ جرمنی کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29۔ اگست 2003ء کو فرینکفورٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں شرائط بیعت حضرت مسیح موعود میں سے شرط ہفتم و ہشتم کی پر معارف تشریح آیات قرآنی، احادیث نبوی اور تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں جلسہ سالانہ کی آخری تقریر میں شرائط بیعت کے متعلق مضمون بیان کر رہا تھا۔ آج کے خطبہ کیلئے دو مزید شرائط کو چنا ہے۔ شرط ہفتم ہے کہ تکبر و نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی و عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ جب شیطان نے تکبر کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ لوگوں کو عباد الرحمٰن نہیں بننے دے گا اور لوگوں میں تکبر اور گھمنڈ پیدا کرے گا۔ اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے انکار کیا اور انسانوں کو بھی اس حربہ کے ذریعہ آزماتا ہے۔ تکبر کے خلا کو عاجزی اور فروتنی سے پر کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے عاجزی سے سب کچھ حاصل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں پسند آئیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین پر اکڑ کر نہ چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تکبر کے بہت سے دائرے ہیں۔ ایک چھوٹا دائرہ گھر کا ہے بعض لوگ اپنے بیوی بچوں سے ظالمانہ سلوک کرتے ہیں۔ باپ کی دہشت سے بچے کانپ جاتے ہیں۔ پھر ردعمل کے طور پر بچے باپ سے بدلہ لیتے ہیں۔ اس دائرے کی انتہا اس صورت میں نظر آتی ہے جب قومیں اور ملک تکبر کی وجہ سے دوسروں کو اپنے سے نیچے سمجھتے ہیں اور ان پر ظلم کرتی ہیں۔ آج دنیا میں فساد کی بہت بڑی وجہ تکبر ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہونگے جو منہ پھٹ اور تکبر جتلانے والے ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں تکبر سے بچو، حرص سے بچو اور حسد سے بچو۔ عزت اللہ کا لباس ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے جو اس سے یہ چادر چھیننے کی کوشش کرے گا اسے وہ عذاب دے گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں۔ شیطان تکبر کی وجہ سے ہلاک ہوا۔ تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ ہر قسم کا تکبر یعنی نہ علمی نہ مالی نہ ذات پات کا ہرگز نہ کرو۔ یہ خطرناک بیماری ہے اور روحانی موت ہے۔ انکساری، عاجزی اور فروتنی مومن میں پائی جانی چاہئے۔ اہل تقویٰ کیلئے شرط ہے کہ وہ غربت اور مسکینی سے زندگی بسر کریں۔

آٹھویں شرط بیعت یہ ہے کہ دین اور دین کی عزت کو ہر چیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ حضور نے فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہر احمدی دہراتا ہے اسے اس لئے اہمیت دی گئی ہے کہ اس کے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ جو شخص اپنا آپ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیتا ہے خدا تعالیٰ اس کی عزت جان اور مال بلکہ اس کی نسل کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اصل دین یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کی جائے اور سب کچھ آستانہ الوہیت پر رکھ دیا جائے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے گا تو وہ چشمہ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا۔ دین ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے یعنی اسی راہ میں مارا جانا۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو ایک موت اختیار کرے۔ حقیقی قربانی کیلئے کامل معرفت اور حقیقی محبت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف...... اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

(نظام نو)۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ U.K میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ "فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ خدمت خلق کے اس کام کو جو جماعت احمدیہ سر انجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر آپ کو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک دیتا چلا جائے گا۔"

ایسے ڈاکٹر صاحبان جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ رکھتے ہوں اور خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ مندرجہ ذیل ڈاکٹرز کی فوری ضرورت ہے۔

نام آسامی	تعداد	قابلیت
فزیشن	1	MBBS/ FCPS-MRCP
کاڈی رجسٹرار	1	MBBS.
چائلڈ رجسٹرار	2	MBBS.
میڈیکل رجسٹرار	2	MBBS.
سرجیکل رجسٹرار	1	MBBS.
انستھیٹک رجسٹرار	1	MBBS.

اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ / امیر صاحب کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ کی طرف توجہ کریں

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہؐ، حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 13 رجون 2003ء مطابق 13 ماحسان 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 138 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ۔

اس آیت کا ترجمہ ہے: پس اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ بھی ہدایت پا گئے اور اگر وہ (اس سے) منہ پھیر لیں تو وہ (عادتاً) ہمیشہ اختلاف ہی میں رہتے ہیں۔ پس اللہ تجھے اُن سے (نمٹنے کے لئے) کافی ہوگا۔ اور وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعود (۔) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اگر وہ پھر جائیں تو تم گھبراؤ نہیں۔ اُن کے اس اِعراض کی سوائے اس کے اَور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اختلاف کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور تم سے کسی حالت میں بھی اتحاد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ عبارت اصل میں (۔) ہے یعنی ان کے اس اِعراض سے تم پریشان مت ہو۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں بعض کمزور دل مسلمان خیال کر سکتے تھے کہ یہ لوگ تو ہم سے اَور زیادہ دُور ہو جائیں گے۔ فرماتا ہے: یہ تو تم سے پہلے ہی دُور ہیں اور اُن باتوں کی طرف آنے کو تیار نہیں جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہیں۔ اور جب اُن کے دلوں میں اتنا بُغض ہے اور وہ پہلے ہی تم سے جُدا ہیں تو پھر اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ پس اس بات سے مت ڈرو کہ علیحدگی کی صورت میں ہمیں اُن سے تکلیف پہنچے گی اور لڑائیاں ہونگی۔

(۔) اُن کے مقابلے میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ اُن کے حملوں سے تمہیں خود بچائے گا اور تمہاری آپ حفاظت فرمائے گا۔ جب تک انسان کو یہ مقام حاصل نہ ہو، وہ حقیقی مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایمان کا مقام وہی ہے جو (۔) کے ماتحت ہو۔ یعنی وہ اس مقام پر کھڑا ہو کہ دشمن اُسے نقصان پہنچانے کے لئے خواہ کس قدر کوشش کرے، وہ سمجھے کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے، وہ دشمن کو مجھ پر غالب نہیں آنے دے گا۔ اور اگر اس مقابلے میں میرے لئے موت مقدر ہے، تب بھی کوئی غم نہیں کیونکہ ہم نے مر کر خدا کے پاس ہی جانا ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ڈرتے کیوں ہو۔ اگر تم خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو وہی تمہاری حفاظت کرے گا اور وہی تمہیں ہر قسم کے نقصان سے بچائے گا۔

غرض اگر یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو تم سمجھ لو کہ ان کے دلوں میں تمہاری نسبت سخت عداوت اور دشمنی ہے۔ اور وہ تمہارے خلاف شرارتیں کریں گے۔ مگر اِن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا، وہ تمہیں اُن کے حملے سے خود بچائے گا۔ اور اُن کی شرارتیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر 2 صفحہ 215-214)

حضرت مصلح موعود (۔) مزید فرماتے ہیں:-

''وھو السمیع العلیم ۔ فرماتا ہے: یہ نہ سمجھ لو کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے چونکہ وعدہ ہو گیا ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ دُعائیں کرو کہ ایسا ہی ہو۔ خدا تعالیٰ سننے والا ہے اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں، اُن کا اُسے خود علم ہے۔ وہ آپ اُن کا انتظام کر دے گا۔

انسان کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ انسان پر اس کا دشمن حملہ کرتا ہے اور اُس حملے کا اُسے علم ہوتا ہے اور جہاں تک اُس کے لئے ممکن ہوتا ہے وہ اُس کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے۔ دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ اُس کا دشمن ایسے وقت میں حملہ کرتا ہے جبکہ اُسے خبر نہیں ہوتی۔ یا ایسے ذرائع سے حملہ کرتا ہے جن کی اُسے خبر نہیں ہوتی۔ مثلاً اس کے کسی دوست کو خرید لیتا ہے اور اس کے ذریعے اُسے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ یا رات کو اُس پر سوتے سوتے حملہ کر دیتا ہے۔ یا راستے میں چھپ کر بیٹھ جاتا اور اندھیرے میں حملہ کر دیتا ہے یا وہ اُسے تیر مار دیتا ہے یا کھانے میں زہر ملا کر اُسے کھلا دیتا ہے یا اس کا مال یا جانور چُرا لیتا ہے۔ یہ وہ حملے ہیں جو اُس کے علم میں نہیں ہوتے اور اس وقت ہوتے ہیں جبکہ وہ بے خبر ہوتا ہے۔ ان دونوں حملوں کے بچاؤ کی مختلف تدبیریں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ دشمن کس طرح اور کس رنگ میں حملہ کرے گا۔ اگر تم کو اُس کے حملے کا علم ہو مگر تم دفاع کی طاقت نہ پاؤ تو ایک سمیع اور علیم خدا موجود ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دشمن تم پر حملہ آور ہے اور تم میں اُس کے دفاع کی طاقت نہیں۔ پس تم گھبراؤ نہیں۔ تم ہمیں آواز دو۔ ہم فوراً تمہاری مدد کے لئے آجائیں گے۔ اور اگر تم سوئے ہوئے ہو یا راستے پر سے گزر رہے ہو یا تاریکی میں سفر کر رہے ہو اور دشمن نے اچانک تم پر حملہ کر دیا ہے یا کھانے میں زہر ملا دیا ہے یا چوری سے مال نکال لیا ہے۔ یا کسی دوست سے مل کر اُس نے تم پر حملہ کر دیا ہے اور تمہیں اس کا علم نہیں ہوا۔ تو فرماتا ہے کہ ہم علیم ہیں۔ ہم خوب جاننے والے ہیں اور ہمیں ہر قسم کی قوتیں حاصل ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں بھی تم گھبراؤ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اُس سے دُعائیں کرو۔ وہ تمہاری تمام مشکلات کو دُور کر دے گا اور تمہارے دشمن کو ناکام اور ذلیل کرے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر 2۔ صفحہ 216-215)

اب جب انسان پر کوئی مصیبت یا آفت آتی ہے اس وقت تو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے، قدرتی بات ہے اور اس وقت مومن یا کافر کا سوال نہیں ۔ ہر ایک کو جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں کرتے، دہریہ بھی، اس وقت خدا تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں جب اضطراب پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سن بھی لیتا ہے لیکن مومن کا یہ کام ہے کہ اَمن کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ سے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دعائیں مانگتا رہے، اپنی حفاظت کے لئے، جماعت کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے، تاکہ جب مشکل دَور آئے اس وقت جو پہلے مانگی ہوئی دعائیں ہیں ان کا بھی اثر ہو اور خدا تعالیٰ اپنی قبولیت کے نظارے جلد سے جلد دکھا سکے۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں:

''پس اگر دوسرے لوگ بھی جو(۔) مخالف ہیں اسی طرح ایمان لاویں اور کسی نبی کو جو خدا کی طرف سے آیا، ردّ نہ کریں۔ تو بلاشبہ وہ بھی ہدایت پا چکے۔ اور اگر وہ روگردانی کریں اور بعض نبیوں کو مانیں اور بعض کو ردّ کر دیں تو انہوں نے سچائی کی مخالفت کی اور خدا کی راہ میں پھوٹ ڈالنی چاہی۔ پس تو یقین رکھ کہ وہ غالب نہیں ہو سکتے اور ان کو سزا دینے کے لئے خدا کافی ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں خدا سن رہا ہے۔ اور ان کی باتیں خدا کے علم سے باہر نہیں''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23صفحہ 377)

حضرت اقدس مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں:۔

''اگر وہ ایسا ایمان لائیں جیسا کہ تم ایمان لائے تو وہ ہدایت پا چکے اور اگر ایسا ایمان نہ لاویں تو پھر وہ ایسی قوم ہے (کہ) جو مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتی اور صلح کی خواہاں نہیں۔''

(یادداشتیں براہین احمدیہ، حصہ پنجم و پیغام صلح صفحہ51)

''(۔) اور اُن کی شرارتوں کے دفع کرنے کے لئے خدا تجھے کافی ہے اور وہ سمیع اور علیم ہے۔''

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ 230، حاشیہ نمبر 11)

پھر آپ نے فرمایا:''خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا''۔(تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات)، جلد اوّل صفحہ 116)

پس آج کل کے حالات میں کسی بھی احمدی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خدائی وعدے ہیں۔ **خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمارا مددگار رہا ہے اور انشاء اللہ رہے گا۔ لیکن جہاں وہ مخالفین کی بیہودہ گوئی کو سن رہا ہے کیونکہ آج کل پاکستان میں پھر کافی شور ہوا ہوا ہے۔ اور اس کو علم ہے کہ یہ لوگ احمدیوں کے ساتھ ظلم روا رکھ رہے ہیں اور اپنی تقدیر کے مطابق ایسے لوگوں کی خدا تعالیٰ نے پکڑ کرنی ہے۔ انشاء اللہ۔ اور ہمارے تجربہ میں ہے کہ ماضی میں بلکہ ماضی قریب میں ایسی پکڑ کے نظارے وہ ہمیں دکھاتا رہا ہے اور اپنی قدرت نمائی کرتا رہا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے دل مایوس ہوں اور ہلکا سا احساس بھی پیدا ہو۔ لیکن ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ ذمہ داری ڈال رہا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر میری طرف رجوع کرو اور میرے سے مانگو تاکہ وہ الٰہی تقدیر جو غالب آنی ہے انشاء اللہ، تمہیں بھی احساس رہے کہ تمہاری دعاؤں کا بھی اس میں کچھ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو بھی سنا ہے۔ پس ان دنوں میں بہت زیادہ دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔**

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:(۔)(سورۃ البقرہ:182)

پس جو اُسے اُس کے سُن لینے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان ہی پر ہوگا جو اسے تبدیل کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں وصیت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود(۔) فرماتے ہیں:۔

''اگر کوئی شخص وصیت کرے اور بعد میں کوئی دوسرا شخص اس میں تغیر و تبدل کر دے تو اس صورت میں تمام تر گناہ اس شخص کی گردن پر ہے جس نے وصیت میں ترمیم و تنسیخ کی۔ یہ تغیر دو صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ لکھانے والا تو کچھ اور لکھائے مگر لکھنے والا شرارت سے کچھ اور لکھ دے۔ یعنی لکھوانے والے کی موجودگی میں ہی اُس کے سامنے تغیر و تبدل کر دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد اُس میں تغیر و تبدل کر دے۔ یعنی وصیت میں جو کچھ کہا گیا ہو اس کے مطابق عمل نہ کرے بلکہ اُس کے خلاف چلے۔ اِن دونوں صورتوں میں اس گناہ کا وبال صرف اُسی پر ہوگا جو اُسے بدل دے۔ (اِثْمُہٗ میں سبب مُسبّب کی جگہ استعمال کیا گیا ہے اور مراد گناہ نہیں بلکہ گناہ کا وبال ہے)۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس میں کسی قرآنی حکم کی طرف اشارہ ہے اور وہ حکم وراثت کا ہی ہے۔ ورنہ اس کا کیا مطلب کہ بدلنے کا گناہ بدلنے والوں پر ہوگا، وصیت کرنے والے پر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر اس وصیت کی تفصیلات شرعی نہیں تو بدلنے والے کو گناہ کیوں ہو۔ اُس کے گناہ گار ہونے کا سوال تبھی ہو سکتا ہے جبکہ کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ مرنے والا تو یہ وصیت کر جائے کہ میری جائیداد احکام (۔) کے مطابق تقسیم کی جائے لیکن وارث اس کی وصیت پر عمل نہ کریں۔ ایسی صورت میں وصیت کرنے والا تو گناہ سے بچ جائے گا لیکن وصیت تبدیل کرنے والے وارث گناہ گار قرار پائیں گے۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم۔ صفحہ 368)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں۔ سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے(۔)(النساء: 15)۔(۔): اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے۔ سب سے اوّل تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔ خدا تعالیٰ نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی۔ ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرماتا ہے اور عورتوں کو بھی۔(۔): چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے، ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں۔ جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے۔ یہ اس لئے کہ صریحاً النساء آیت 15 میں فرمایا (۔) اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔ عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بہت بڑھ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: (۔)(البقرۃ:232) (۔) (النساء20)۔ تیسرا(۔)(الطلاق:7) چوتھا(۔)(النساء:20)۔ پنجم (۔) (البقرۃ:229)۔ باوجود اس کے وراثت (یعنی ورثہ نہ دینے کا) کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے۔ پھر دوسرا یہ کہ بعض ظالم عورت کو نہ رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔''

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ 8/ اپریل 1909ء)

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں:

''جو شخص سننے کے بعد وصیت کو بدل ڈالے تو یہ گناہ اُن لوگوں پر ہے جو جرم تبدیل وصیت کے عمداً مرتکب ہوں۔ تحقیق اللہ سنتا اور جانتا ہے یعنی ایسے مشورے اُس پر مخفی نہیں رہ سکتے اور یہ نہیں کہ اُس کا علم ان باتوں کے جاننے سے قاصر ہے۔''(چشمہ معرفت۔ صفحہ 202-201)

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) نے فرمایا کہ لوگ عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، وراثت کے حقوق۔ اور ان کا شرعی حصہ نہیں دیتے۔ اب بھی یہ بات سامنے آتی ہے برصغیر میں اور جگہوں پر بھی ہوگی کہ عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا۔ وراثت میں ان کو جو ان کا حق بنتا ہے نہیں ملتا۔ اور یہ بات نظام کے سامنے تب آتی ہے جب بعض عورتیں وصیت کرتی ہیں تو لکھ دیتی ہیں مجھے وراثت میں اتنی جائیداد تو ملی تھی لیکن میں نے اپنے بھائی کو یا بھائیوں کو دے دی اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب اگر آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں، جب بھی جائزہ لیا گیا تو پتہ یہی لگتا ہے کہ بھائی نے یا بھائیوں نے حصہ نہیں دیا اور اپنی عزت کی خاطر یہ بیان دے دیا کہ ہم نے دے دی ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بھائی یا دوسرے ورثاء بالکل معمولی سی رقم اس کے بدلہ میں دے دیتے ہیں حالانکہ اصل جائیداد کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تو ایک تو یہ ہے کہ **وصیت کرنے والے، نظام وصیت میں شامل ہونے والے، ان سے بھی حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کی امید رکھی ہے اس لئے ان کو ہمیشہ قول سدید سے کام لینا چاہئے اور حقیقت بیان کرنی چاہئے کیونکہ جو نظام وصیت میں شامل ہیں تقویٰ کے اعلیٰ معیار اور شریعت کے احکام کو قائم کرنے کی ذمہ داری ان پر دوسروں**

کی نسبت بہت زیادہ ہے۔اس لئے جو بھی حقیقت ہے، قطع نظر اس کے کہ آپ کے بھائی پر کوئی حرف آتا ہے یا ناراضگی ہو یا نہ ہو، حقیقت حال جو ہے وہ بہرحال واضح کرنی چاہئے۔تا کہ ایک تو یہ کہ کسی کا حق مارا گیا ہے تو نظام حرکت میں آئے اور ان کو حق دلوایا جائے۔دوسرے ایک چیز جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے شریعت کی رو سے اس سے وہ اپنے آپ کو کیوں محروم کر رہی ہیں۔اور صرف یہی نہیں کہ اپنے آپ کو محروم کر رہی ہیں بلکہ وصیت کے نظام میں شامل ہو کے جو ان کا ایک حصہ ہے اس سے خدا تعالیٰ کے لئے جو دینا چاہتی ہیں اس سے بھی غلط بیانی سے کام لے کے وہاں بھی صحیح طرح ادائیگی نہیں کر رہیں۔تو اس لئے یہ بہت احتیاط سے چلنے والی بات ہے۔وصیت کرتے وقت سوچ سمجھ کر یہ ساری باتیں واضح طور پر لکھ کے دینی چاہئیں۔

پھر صفت سَمِیع کے ضمن میں ایک اور آیت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:(سورۃ البقرہ 225)

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ اس غرض سے نہ بناؤ کہ تم نیکی کرنے یا تقویٰ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے سے بچ جاؤ۔اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود(۔) فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔یعنی جس طرح ایک شخص نشانہ پر بار بار تیر مارتا ہے اسی طرح تم بار بار خدا تعالیٰ کی قسمیں نہ کھایا کرو کہ ہم یوں کر دینگے اور ؤوں کر دیں گے۔(۔) یہ ایک نیا اور الگ فقرہ ہے جو مبتدا ہے خبر محذوف کا۔اور خبر محذوف اَمْثَلُ وَاَوْلٰی ہے۔(۔) اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارا نیکی اور تقویٰ اختیار کرنا اور اصلاح بین الناس کرنا زیادہ اچھا ہے۔صرف قسمیں کھاتے رہنا کہ ہم ایسا کر دیں گے، کوئی درست طریق نہیں۔تمہیں چاہئے کہ قسمیں کھانے کی بجائے کام کر کے دکھاؤ۔ پہلے قسمیں کھانے کی کیا ضرورت ہے۔زجاج جو مشہور نحوی اور ادیب گزرے ہیں، انہوں نے یہی معنے کئے ہیں۔

پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو روک نہ بناؤ اُن چیزوں کے لئے جن پر تم قسم کھاتے ہو۔یعنی بِــرّ کرنا، تقویٰ کرنا اور اصلاح بین الناس کرنا۔اس صورت میں یہ تینوں اَیْمَان کا عطف بیان ہیں اور اَیْمَان کے معنے قسموں کے نہیں بلکہ اُن چیزوں کے ہیں جن پر قسم کھائی جاتی ہے۔مطلب یہ کہ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے نیک کام کی قسم نہ کھالیا کرو۔تا کہ یہ کہہ سکو کہ کیا کروں چونکہ مَیں قسم کھا چکا ہوں، اس لئے نہیں کر سکتا۔مثلاً کسی ضرورتمند نے روپیہ مانگا تو کہہ دیا کہ مَیں نے تو قسم کھالی ہے کہ آئندہ مَیں کسی کو قرض نہیں دوں گا۔تو آپ فرماتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اگر کوئی نیکی اور تقویٰ اور اصلاح بین الناس کے کام کے لئے تمہیں کہے تو یہ نہ کہو کہ مَیں نے تو قسم کھائی ہوئی ہے، مَیں یہ کام نہیں کر سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تیسرے معنے یہ ہیں کہ اس ڈر سے کہ تمہیں نیکی کرنی پڑے گی خدا تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ ۔ ۔ ۔ اس صورت میں اَنْ تَبَرُّوا مفعول لاجله ہے اور اس سے پہلے کراھۃ مقدر ہے۔اور مراد یہ ہے کہ اگر اچھی باتیں نہ کرنے کی قسمیں کھاؤ گے تو ان خوبیوں سے محروم ہو جاؤ گے، اس لئے نیکی تقویٰ اور اصلاح بین الناس کی خاطر اس لغو طریق سے بچتے رہو۔درحقیقت یہ سب معنے آپس میں ملتے جلتے ہیں۔صرف عربی عبارت کی مشکل کو مختلف طریق سے حل کیا گیا ہے۔جس بات پر سب مفسرین متفق ہیں، وہ یہ ہے کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ بنالو۔یعنی اُٹھتے اور تم ۔ ۔ ۔ یہ ادب کے خلاف ہے اور جو شخص اس عادت میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ بسا اوقات نیک کاموں کے بارے میں بھی قسمیں کھالیتا ہے کہ مَیں ایسا نہیں کروں گا۔اور اس طرح یا تو بے ادبی کا اور یا نیکی سے محرومی کا شکار ہو جاتا ہے۔یا یہ کہ بعض اچھے کاموں کے متعلق قسمیں کھا کر خدا تعالیٰ کو ان کے لئے روک نہ بنالو۔اِن معنوں کی صورت میں داؤ پیچ والے معنے خوب چسپاں ہوتے ہیں۔اور مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ صدقہ و خیرات سے بچنے کے لئے چالیں چلتے ہیں اور داؤ کھیلتے ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کی قسم کو جان بچانے کا ذریعہ بناتے ہیں۔گویا دوسرے سے بچنے اور اُسے پچھاڑنے میں جو داؤ استعمال کئے جاتے ہیں اُن میں سے ایک خدا تعالیٰ کی قسم بھی ہوتی ہے۔پس فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ کے نام کو ایسے ذلیل حیلوں کے طور پر استعمال نہ کیا کرو۔میرے نزدیک سب سے اچھی تشریح علامہ ابوحیان کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے احسان اور نیکی وغیرہ کے آگے روک بنا کر کھڑا نہ کر دیا کرو۔

(۔) میں بتایا کہ اگر تمہیں نیکی اور تقویٰ اور اصلاح بین الناس کے کام میں مشکلات پیش آئیں تو خدا تعالیٰ سے اس کا دفعیۃ چاہو اور ہمیشہ دعاؤں سے کام لیتے رہو کیونکہ یہ کام دعاؤں کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتے اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ علیم بھی ہے۔اگر تم اس کی طرف جھکو گے تو وہ اپنے علم میں سے تمہیں علم عطا فرمائے گا اور نیکی اور تقویٰ کے بارے میں تمہارا قدم صرف پہلی سیڑھی پر نہیں رہے گا بلکہ علم لدنی سے بھی تمہیں حصہ دیا جائے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم۔ صفحہ 506. 507)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

''﴿عُـرْضَةً﴾: اللہ کے نام کو نیکی کرنے میں روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دیا: مَیں فلاں کے ساتھ نیکی نہیں کروں گا، فلاں کے گھر نہ جاؤں گا۔وغیرہ

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 29 اپریل 1909ء۔تشحیذالاذہان جلد 8 نمبر 9 صفحہ 442)

حضرت اقدس مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف کی رُو سے لغو یا جھوٹی قسمیں کھانا منع ہے کیونکہ وہ خدا سے ٹھٹھا ہے اور گستاخی ہے اور ایسی قسمیں کھانا بھی منع ہے جو نیک کاموں سے محروم کرتی ہوں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ مَیں آئندہ مسطح صحابی کو صدقہ خیرات نہیں دوں گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۔) یعنی ایسی قسمیں مت کھاؤ جو نیک کاموں سے باز رکھیں ...... تفسیر مفتی ابومسعود مفتی روم میں زیر آیت (۔) لکھا ہے کہ عُرضہ اس کو کہتے ہیں کہ جو چیز ایک بات کے کرنے سے عاجز اور مانع ہو جائے اور لکھا ہے کہ یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق میں ہے جب کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کو جو صحابی ہے، بباعث شراکت اس کی حدیث اِفک میں، کچھ خیرات نہیں دوں گا۔پس خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ ایسی قسمیں مت کھاؤ جو تمہیں نیک کاموں اور اعمال صالحہ سے روک دیں، نہ یہ کہ معاملہ متنازعہ، جس سے طے ہو۔''

(الحکم۔ جلد 8۔ نمبر 22۔ بتاریخ 10/جولائی 1904ء۔ صفحہ 7)

اب صفت سمیع کے تحت بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود(۔) کی قبولیت دعا کے بعض واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعے کے روز مسجد نبوی میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا۔رسول اللہ ﷺ اس وقت کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔اُس نے آنحضرت ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! مویشی مر رہے ہیں، راستے مخدوش ہو رہے ہیں، آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور دعا کرتے ہوئے تین مرتبہ کہا: ''اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا'' اے اللہ! ہم پر بارش کا پانی نازل کر۔

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں اُس وقت آسمان پر کوئی بادل یا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا جبکہ سلع پہاڑ تک ان دنوں کوئی گھر تعمیر نہ ہوا تھا۔اچانک سلع کے پیچھے سے ڈھال کی شکل کی ایک بدلی نمودار ہوئی جب وہ آسمان کے وسط میں آئی تو پھیل گئی، پھر بارش برسانے لگی۔

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا۔پھر ایک شخص اگلے جمعہ، اُسی دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔وہ آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور مخاطب ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! اموال تباہ ہو رہے ہیں، راستے منقطع ہو گئے ہیں۔آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ بارش کو روک لے۔راوی کہتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے، پھر کہا: ''اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا''

اے اللہ! ہمارے اردگرد تو بارش ہو مگر ہمارے اوپر بارش نہ ہو۔ اے اللہ! چوٹیوں اور پہاڑوں چٹیل میدانوں، وادیوں اور جنگلوں پر بارش برسا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا دعا کرنا تھا کہ بارش ختم ہوگئی اور جب نماز جمعہ پڑھ کر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع)

ایک روایت اسی قسم کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بارہ میں بھی آتی ہے۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکان گر گئے۔ آٹھویں یا نویں روز حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں، آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ یہ دعا بارش بند ہونے کی دعا تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

بدر کے دوران جب کہ دشمن کے مقابلے میں آپ ﷺ اپنے جاں نثار بہادروں کو لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے۔ کفار نے اپنا قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرے لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑ دی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے بارش بھیج کر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کر دیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہوگئی۔ اسی طرح اور بھی تائیدات سماویہ ظاہر ہو رہی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا آنحضرت ﷺ پر غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غنا کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بے تاب ہو کر اس کے حضور میں دعا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو فتح ہو۔ آپؐ یہ دعا کر رہے تھے اور اس الحاح کی کیفیت میں آپؐ کی چادر بار بار کندھوں سے گر جاتی تھی کہ **اے میرے خدا! اپنے وعدے کو، اپنی مدد کو پورا فرما۔ اے میرے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔**

اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدے میں گر جاتے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے اور آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر پڑتی تھی۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے لڑتے لڑتے آنحضرت ﷺ کا خیال آتا اور میں دوڑ کے آپؐ کے پاس پہنچ جاتا تو دیکھتا کہ آپ سجدے میں ہیں اور آپؐ کی زبان پر یَا حَیُّ یَا قَیُّوم کے الفاظ جاری ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ جوش فدائیت میں آپ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور عرض کرتے: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ گھبرائیں نہیں۔ اللہ ضرور اپنے وعدے پورے کرے گا۔ مگر اس مقولے کے مطابق کہ "ہر کہ عارف تر است ترساں تر"، برابر دعا و گریہ وزاری میں مصروف رہے۔ آپؐ کے دل میں خشیت الٰہی کا یہ گہرا احساس مضمر تھا کہ کہیں خدا کے وعدوں میں کوئی ایسا پہلو مخفی نہ ہو جس کے عدم علم سے تقدیر بدل جائے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجھاد۔ باب فی درع النبی)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں، تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! اگر تُو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضورؐ اتنی عاجزی اور زاری کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے، اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔ حضور اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اسی حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ دشمن کی جمعیت شکست کھا جائے گی۔ ان کے منہ موڑ دئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کے لئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔ (بخاری کتاب الجہاد)۔ چنانچہ اب دیکھیں دشمن کو جنگ بدر میں کس طرح ذلت کی شکست ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں دعوت اسلام دیا کرتا تھا۔ جب ایک دن میں نے انہیں پیغام حق پہنچایا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں بعض ایسی باتیں کیں جو مجھے ناگوار گزریں تو میں روتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں اپنی والدہ کو دعوت اسلام دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیتی تھیں۔ اور آج جب میں نے انہیں یہ دعوت دی تو انہوں نے آپؐ کے بارہ میں مجھے ایسی باتیں سنائیں جو مجھے ناپسند ہیں۔ آپؐ دعا کریں کہ اللہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِی ھُرَیْرَۃَ" کہ اے اللہ تو ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی اس دعا کی وجہ سے خوش خوش گھر کے لئے نکلا اور جب گھر کے دروازہ کے پاس پہنچا تو وہ بند تھا اور میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا کہ اے ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرو۔ اسی اثناء میں میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غسل کیا، کپڑے بدلے اور دوپٹہ اوڑھ کر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ! اَشْھَدُ............

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں فوراً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خوشی سے روتے ہوئے حاضر ہوا۔ اور عرض کی: مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی ہے اور ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: اچھا ہوا ہے۔ تب میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپؐ اللہ سے یہ دعا بھی کریں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو مؤمنین کا محبوب بنا دے اور وہ ہمیں محبوب ہوں۔ تب آپ ﷺ نے دعا کی: کہ اے اللہ! تو اپنے اس بندہ ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو مومنوں کا اور مؤمنین کو ان کا محبوب بنا دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس مومن نے مجھے دیکھا بھی نہیں، بس میرے بارے میں سنا ہے، وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ جلد4 صفحہ 1938۔ باب من فضائل ابی ہریرہ)

حضرت مسیح موعود (۔) کی قبولیت دعا کے واقعات پیش ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میر محمد اسحٰق صاحب کے بچپن کا ایک واقعہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہو گئے اور حالت بہت تشویشناک ہوگئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے متعلق دعا کی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ (۔) یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بالکل توقع کے خلاف صحت یاب ہوگئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی۔

حضرت مسیح موعود (۔) کا ایک اور زبردست نشان قبولیت دعا کا بیان کرتا ہوں۔ کپورتھلہ کے بعض غیر احمدی مخالفوں نے کپورتھلہ کی احمدیہ (۔) پر قبضہ کر کے مقامی احمدیوں کو بے دخل کرنے کی کوشش کی۔ بالآخر یہ مقدمہ عدالت میں پہنچا اور کافی دیر تک چلتا رہا۔ کپورتھلہ کے بہت سے دوست فکرمند تھے اور گھبرا گھبرا کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (۔) نے ان دوستوں کے فکر اور اخلاص سے متاثر ہو کر ایک دن ان کی درخواست پر غیرت کے ساتھ فرمایا:

گھبراؤ نہیں! اگر میں سچا ہوں تو یہ (۔) تمہیں مل کر رہے گی۔ مگر عدالت کی نیت خراب تھی اور جج کا رویہ بدستور مخالفانہ رہا۔ آخر اس نے عدالت میں برملا کہہ دیا کہ "تم لوگوں نے نیا مذہب نکالا ہے۔ اب (۔) بھی تمہیں نئی بنانی پڑے گی اور ہم اسی کے مطابق فیصلہ دیں گے"۔ مگر ابھی اس نے فیصلہ لکھا نہیں تھا اور خیال تھا کہ عدالت میں جا کر لکھوں گا۔ اس وقت اس نے اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں بیٹھ کر نوکر سے بوٹ پہنانے کے لئے کہا۔ نوکر بوٹ پہنا ہی رہا تھا کہ جج پر اچانک دل کا حملہ ہوا اور وہ چند لمحوں میں ہی اس حملہ میں ختم ہوگیا۔ اس کی جگہ جو دوسرا جج آیا تو

اس نے مسل دیکھ کر احمدیوں کو حق پر پایا اور (۔) احمدیوں کو دلا دی۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 126-125)

پھر ایک اور واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود (۔) نے چشمۂ معرفت میں بیان فرمایا ہے۔ اس جگہ ایک تازہ قبولیت دعا کا نمونہ جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا، ناظرین کے فائدہ کے لئے لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔ منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دئے گئے تھے۔ انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔ اس طوفان غم وہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست ہی نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے۔ وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلاتوقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ ''اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے''۔ تب مَیں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود اور مراد کے موافق حکم نافذ ہو گیا۔ تب انہوں نے بلاتوقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دے دئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا''۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 339-338)

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:

''پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتیٰ میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے، قضاء و قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ (یعنی ہلکایا کتا کاٹ گیا)۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اُس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اُس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہو گی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی۔ اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہو گیا''۔ اور یہ واقعہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوا نہ بعد میں۔ کیونکہ ایک دفعہ جب اثر ہو جائے تو بہرحال ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔''

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ابن میاں کرم الدین صاحب سکنہ راجیکی ضلع گجرات بیان فرماتے ہیں کہ:-

حافظ آباد کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک شخص الٰہی بخش رہا کرتا تھا۔ اسے ایک دفعہ بعض احمدیوں نے قادیان لانے کے لئے تیار کیا۔ وہ تیار ہو گیا۔ بٹالہ اترنے سے پہلے اسے بخار آ گیا۔ بخار کی حالت میں ہی وہ بٹالہ سٹیشن پر اترا۔ آگے مولوی محمد حسین بٹالوی ملا۔ اس نے دیکھا کہ یہ شخص بخار کی حالت میں قادیان جا رہا ہے۔ اس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو تجھے رستہ میں ہی بخار نہ ہو جاتا اور کہا کہ وہاں تو دکانداری ہے، وہاں ہرگز مت جانا۔ مگر اُس نے کہا ایک دفعہ تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ وہ قادیان آیا۔ حضرت اقدس کی مجلس میں بیٹھا ہی تھا کہ حضور نے فرمایا۔ ہمارے بعض مخالف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہاں دکانداری ہے۔ بیشک یہ دکان ہے مگر یہاں سے خدا اور اس کے رسول کا سودا ملتا ہے۔ یہ بات سن کر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کا ایمان تازہ ہوا اور معاً تیز بخار بھی اتر گیا۔

(رجسٹر روایات نمبر 12۔ صفحہ 140)

اب حضرت مسیح موعود (۔) کے ایک الہام کا ذکر کرتا ہوں۔ 1883ء کا الہام ہے:

(۔) اے عبدالقادر مَیں تیرے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 613 صفحہ 614 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

حضرت اقدس مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ

''مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے''۔ (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6۔ صفحہ 11)

پھر آپ فرماتے ہیں: **''دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا کے ذریعہ سے ہو گا''۔**

(سیرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی صاحب۔ صفحہ 518)

(الفضل انٹرنیشنل 8/1 اگست 2003ء)

انگور ایک کثیر الفوائد پھل

انگور موسم گرما کا ایک مشہور اور مرغوب پھل ہے۔ اس پھل کا شمار زمانہ قدیم سے ہی غذائیت سے بھرپور اعلیٰ قسم کے پھلوں میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اس پھل کا ذکر موجود ہے۔ عام طور پر انگور کی بیل تین چار سال بعد پھل دینا شروع کرتی ہے انگور جسامت، رنگ اور مزے کے لحاظ سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں مثلاً کالا انگور، لمبا انگور، سندرخانی، گول انگور، موٹا دانہ دار الغرض کئی قسمیں مشہور ہیں۔ انگور کی زیادہ کاشت بحیرہ روم کے اطراف اور پاکستان میں کوئٹہ چمن میں ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ان علاقوں کی مخصوص آب و ہوا ہے۔ انگور ایک کثیر الفوائد پھل ہے۔ طبی نقطہ نظر سے یہ تمام پھلوں پر اپنے غذائی و شفائی اثرات کی وجہ سے فوقیت رکھتا ہے۔ خون بنانے میں انگور کا مقابلہ انجیر کے سوا کوئی دوا اور غذا نہیں کرتی۔ پکے ہوئے انگور کھانے سے بیماری کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جنہیں گردوں کا عارضہ ہو یا پتھری کی وجہ سے پیشاب رک کر آتا ہو ایسے لوگوں کو چاہئے انگور بطور دوا استعمال کریں۔ کیونکہ انگور پیشاب آور ہے اور گردوں سے ریت کے ذرے نکال دیتا ہے۔ جدید طبی تحقیقات کے مطابق انگور جگر، دماغ، دائمی قبض اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ یہ تیزابیت کو ختم کرتا ہے، خون صاف بناتا ہے اور زود ہضم ہے۔ اس کے کھانے کا مناسب وقت کھانے کے بعد کا ہے۔ اس طرح یہ خود بھی ہضم ہو جاتا ہے اور غذا کو بھی بآسانی ہضم کرتا ہے۔ انگور کھانے کے دوران یا بعد میں پانی پینا مضر ہے۔ انگور کو خالی پیٹ استعمال کرنے سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس کا مزاج گرم تر ہے اور اس میں کیلشیم، پروٹین اور معدنی نمکیات کی کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ خشک انگور بھی بے شمار فوائد کا حامل ہوتا ہے۔ حکماء حضرات انگور کو مختلف شکلوں میں اپنے نسخہ جات میں استعمال کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت سے بہت فوائد حاصل کرتے ہیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

شاہ پور جیل میں قید اسیران تخت ہزارہ میں سے دو طلبہ مکرم وسیم احمد صاحب ولد نصیر احمد صاحب اور مکرم خالد محمود صاحب ولد خلیل احمد صاحب نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے اور دونوں کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور جلد رہائی کے سامان بھی پیدا فرمائے۔

مکرمہ مصباح اکرم صاحبہ سیکرٹری وقف جدید اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب دارالنصر وسطی ربوہ بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں شفایابی کے درخواست دعا ہے۔

مکرم جلال الدین شاد صاحب سیالکوٹ کا بیٹا حسن جلال چارٹرڈ اکونٹنسی کورس کے لئے لندن روانہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو اور کامیاب واپسی کرائے۔

نکاح

مکرمہ ہادیہ پرویز صاحبہ بنت مکرم چوہدری پرویز احمد صاحب ایڈووکیٹ دارالرحمت وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر مبشر ندیم صاحب ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب شرما دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 12/ اگست 2003ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا مکرم ڈاکٹر مبشر ندیم صاحب حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب شرما رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور ہادیہ پرویز صاحبہ حضرت مہر کرم داد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

مکرم کاشف بشیر صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عاطفہ ظفر صاحبہ اور مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27 جولائی 2003ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ اس کا نام "فارعہ مشعال" تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم عبدالسلام صاحب آف جرمنی کی پوتی اور مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین صاحب تنویر سیکرٹری وقف نو ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

علمی نشست اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 25۔ اگست 2003ء کو بعد نماز عصر پونے چھ بجے ایوان محمود میں خلافت کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد دو اطفال نے بالترتیب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تعارف و خدمات دینیہ پر مشتمل مضامین پڑھے۔ مہمان خصوصی نے خلافت کی برکات پر نہایت سادہ اور موثر رنگ میں بچوں سے خطاب کیا۔ بعد ازاں سہ ماہی سوم کی تقریب کے سلسلہ میں مختلف شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی کرنے والی مجالس اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر ناظم صاحب اطفال ربوہ نے شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ کل حاضری چھ سو کے قریب تھی۔

ولادت

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ میرے بھانجے مکرم چوہدری محسن احمد صاحب ولد چوہدری انوار الحسن صاحب مرحوم آف گلگشت کالونی ملتان اور مکرمہ سیرا محسن صاحبہ بنت مکرم امجد اعجاز صاحب آف ورجینیا (امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 31/ جولائی 2003 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عائزہ انوار تجویز کیا گیا ہے محسن احمد صاحب مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب مرحوم آف چک نمبر 366/W.B کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب کا نواسہ ہے بچی کے نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب گل کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

1۔ اشتہارات کی رقوم کی وصولی وترغیب اشتہارات

2۔ بقایاجات کی وصولی

3۔ توسیع اشاعت الفضل

امراء، صدران، مربیان کرام اور خصوصاً کاروباری حضرات سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

منگل	2۔ ستمبر	زوال آفتاب	12-08
منگل	2۔ ستمبر	غروب آفتاب	6-34
بدھ	3۔ ستمبر	طلوع فجر	4-18
بدھ	3۔ ستمبر	طلوع آفتاب	5-42

ربوہ میں طلوع وغروب

فیصل آباد میں 2 کروڑ کی ڈکیتی 4 ہلاک فیصل آباد سنت پورہ میں مسلح ڈاکوؤں نے پرائز بانڈز ڈیلروں سے 2 کروڑ روپے لوٹ لئے اور مزاحمت پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے چار افراد کو ہلاک کر دیا۔ جن میں فیصل آباد کے پرائز بانڈ ڈیلر مرزا شوکت بیگ (ناظم یونین کونسل) کے دو بھائی دلشاد بیگ اور اسلم بیگ اور دو گن مین شامل ہیں۔ وقوعہ کے وقت مرنے والوں کے پاس 12 کروڑ روپے کی رقم تھی۔ 10 کروڑ ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔

زابل میں بغاوت جنوبی افغانستان میں پاکستانی سرحد کے قریب زابل اور پکتیکا صوبوں میں طالبان اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپوں میں 18 طالبان اور دو امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ زابل میں طالبان کے خلاف جاری آپریشن میں مزید افغان واتحادی فوج بھیج دی گئی ہے۔

پٹرول، مٹی کا تیل اور ڈیزل پھر مہنگا آئل کمپنیوں کی ایڈوائزری کمیٹی نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں پھر سے 2.78 فیصد تک اضافہ کر دیا ہے پٹرول 20 پیسے، مٹی کا تیل 56 پیسے جبکہ ڈیزل 29 پیسے فی لیٹر مہنگا کر دیا ہے۔

مصنوعی سیاسی بحران پیدا کرنے والے ناکام ہونگے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے ترقیاتی، تعلیمی، صنعتی اور زرعی پروگرام سے سماجی سطح پر انقلابی تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ اختلاف رائے جمہوریت کا حصہ ہے لیکن مصنوعی طور پر سیاسی بحران پیدا کرنے والے ناکام ہونگے۔

انتہا پسندی کے باعث اسلام کو نقصان ہو رہا ہے سعودی عرب کے شاہ فہد نے مولویوں سے کہا ہے کہ وہ انتہا پسندی پر مبنی نظریات سے جنگ کریں جن کی وجہ سے سعودی نوجوان دہشت گردی میں شامل ہو رہے ہیں اور جس کے باعث نہ صرف سعودی عرب بلکہ اسلام کو بھی نقصان ہو رہا ہے۔

ایران بری خبر سننے کیلئے تیار رہے یورپی یونین نے ایران کو انتباہ کیا ہے کہ اگر اس نے اپنی ایٹمی تنصیبات کی پیشگی اطلاع کے بغیر معائنے کی اجازت نہ دی تو پھر سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یورپین یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ نے مزید کہا کہ تہران اپنی ایٹمی تنصیبات کے معائنے کیلئے این پی ٹی کے اضافی پروٹوکول پر دستخط کر دے جس کے تحت بین الاقوامی توانائی ادارے کے معائنہ کار بغیر پیشگی اطلاع کے ان تنصیبات کا معائنہ کر سکیں۔ اگر ایران نے اس معاہدے پر دستخط نہ کئے تو اسے یورپی یونین کے ساتھ تجارتی تعلقات خطرے میں ڈالنا ہونگے اور بری خبر سننے کیلئے تیار رہنا ہوگا۔

وزیر اعظم کے بیان پر ردعمل مختلف سیاسی، سماجی اور دینی جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کے اس بیان پر کہ جمہوریت نہ چل سکی تو ذمہ دار سیاستدان ہونگے، پر ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ وزیر اعظم جمالی کا یہ بیان غیر سیاسی اور جمہوریت کی روح کے خلاف ہے۔ جمہوریت کو فوج نے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

صباحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون دکان: 04931-53181 رہائش: 54991

سیکھار سنٹر گلشن روڈ دی مال۔ لاہور فون دکان: 7320977-7237679 موبائل: 0300-9488027 رہائش: 042-5161681

KHAN NAME PLATES

SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS, VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL: Knp_pk@yahoo.com

کراچی، لاہور، سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے

VIP ENTERPRISES

13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad

سہیل صدیقی: 2270056-2877423

کالکیشیا مدرٹنچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کالکیشیا مدرٹنچر (سپیشل)	کالکیشیا Q
رعایتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصلی "کالکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیرسرپرستی-محمد اشرف بلال
زیرنگرانی-پروفیسرڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار-صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر-ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ-گڑھی شاہو-لاہور

چوہدری اکبر علی موبائل 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔جنوبی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔فون 5418406-7448406

لقمان آٹو ورکشاپ فون نمبر 0333-4232956
ہر قسم کی گاڑیوں کا ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام
424 پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

گوندل ٹینٹ اینڈ پکوان مرکز
نئی کاریں۔لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ- فون نمبر 212758

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

افضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
0300-9613255

فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر سفیر احمد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر
سپلٹ AC وِنڈو AC
واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، ہائر
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ پیر ایشیا ساؤنڈس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
فون 7223228 7357309

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23 قیراط 22 قیراط
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
212837

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

SHAHTAJ TEXTILE JOB AD

Shahtaj Textile invites applications from young and dynamic professionals for the following posts. Candidates should possess strong communication skills;command over spoken and written English and preferably with' O' Level and A" Level background and degree from a well reputed institute. All candidates are expected to be computer literature.

Manager Accounts

- Qualified CA/ICMA or equivalent
- Minimum 2 to 3 years work experience with a reputable firm
- Expertise in financial modeling, accounting and corporate banking
- Location: Karachi

Sales Manager

- MBA or BBA with minimum 3 years experience preferably with a textile unit in sales or a multi- national.
- Entrepreneurial and higly motivated with a personality to build client relationships.
- Energetic, confident and results oriented
- Drive to take challenging responsibilities
- Willing to travel intensively and work in a high pressure environment
- Location:Lahore and Karachi.

Assistant Manager Procurement

- Responsible for yarn procurement
- Knowledge of the yarn market and Bsc. Textiles desirable
- Strong negotiation skills
- Location:Lahore

Chemical Engineer

- Responsible for developing sizing recipes
- BSc/MSc in Chemical Engineering
- Knowledge of chemicals such as PVA, Starch, Acrylic etc
- Location:Factory near Lahore

The selected candidates will be offered an attractive remuneration package commensurate with their experience and qualifications. Please apply by September 25,2003 with your CV and covering letter. Only short listed candidates will be contacted.

E.mail:job@shahtajtextiles.com

Mail: Major(Retd) Muhammad Bashir G.M(Operations)

Shahtaj Textile Limited 63,Shahrah-e-Quaid-e-Azam Lahore

Telephone:042-5833875 Fax:042-6368802 & 04943-540031